© rasailojaraid.com

وزیر مذہبی امور کے نام حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب کا کھلا خط

محترم جناب محمود احمد غازی صاحب اصلح اللہ حالنا و حالکم

بعد سلام مسنون عرض ہے کہ آپ کو حکومت پاکستان کی طرف سے وزیر امور مذہبی کا عہدہ سپرد کیا گیا ہے۔ اس عہدے کی ذمہ داری بہت بڑی ہے۔ اول تو یہ ہے کہ حکومت کے تمام دفاتر میں نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرایا جائے، دوئم یہ ہے کہ قادیانیوں کو ان کے عہدوں سے ہٹایا جائے جن کے ذریعے وہ قادیانیت پھیلاتے ہیں۔ سوئم یہ کہ جو غیر اسلامی قوانین جاری کر رکھے ہیں ان کو ختم کیا جائے۔ مثلاً ارث الحفید (پوتے کی میراث چچاؤں کے ہوتے ہوئے) اور طلاق واقع ہونے کے لیے حاکم کے ہاں رجسٹری ہونے کی شرط (جب کہ طلاق زبان سے نکلتے ہی واقع ہو جاتی ہے) اور اسی طرح کے غیر شرعی قوانین جو بنا رکھے ہیں سب کو دفع کیا جائے، اسلام اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا دین ہے اس میں کسی تغییر و تبدیل اور تحریم اور تحلیل کا اختیار نہیں دیا گیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے "قل ارء یتم ما انزل الله لكم من رزق فجعلتم منه حراماً و حلالاً قل الله اذن لكم ام على الله تفترون"

اللہ تعالیٰ جسے چھوٹا یا بڑا اقتدار عطا فرماتے ہیں، اس کے لیے بہت بڑی آزمائش کا سامنا ہو جاتا ہے۔ اقتدار کوئی حلوہ کا لقمہ نہیں، نانی جی کا گھر نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ستحرصون على الامارة وستكون ندامة يوم القيمة فنعمت المرضعة وبئست الفاطمة رواه البخاری (بے شک تم امیر بننے پر حرص کرو گے اور حال یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن ندامت کا باعث ہوگی سو دودھ پلانے والی اچھی لگتی ہے اور جب دودھ چھڑاتی ہے تو وہی بری لگنے لگتی ہے) اور ایک حدیث میں ارشاد ہے: مامن امير عشرة، الايوتىٰ به يوم القيمة مغلولا حتى تفك عنه العدل او يوبقه الجور رواه الدارمی (جو بھی کوئی شخص دس آدمیوں کا امیر بنا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی مشکیں بندھی ہوئی ہوں گی اور اس نے انصاف کیا ہوگا تو مشکیں کھول دی جائیں گی ورنہ ظلم اسے ہلاک کر دے گا)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اقتدار دیا ہے سنا ہے کہ آپ مولوی ہیں یا مولوی نما ہیں۔ اسلام آباد کی ایک بڑی مسجد میں خطیب بھی ہیں اس مولویت کے رشتے سے آپ سے بات کرنے کی ہمت اور جرت ہوئی، سنا ہے کہ آپ نے عربی دینی مدارس کو ماڈرن طریقوں پر چلانے کی تجویز ہی نہیں پیش کی بلکہ اصرار فرما رہے ہیں۔ کسی نے بتایا کہ ایک مجلس میں مولانا سلیم اللہ خان صاحب مؤسس و مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی اور آپ کا اجتماع ہو گیا تھا، آپ نے وہی مدارس کے ماڈل اور ماڈرن ہونے کی بات اٹھائی مولانا موصوف نے بڑی سختی کے ساتھ آپ کی بات کا ایکشن لیا اور مدارس عربیہ دینیہ کو اہل شر سے محفوظ رکھنے کی مسلسل جہود اور مساعی جاری رکھنے کا فیصلہ سنایا اور یہ بھی فرمایا کہ مدارس دینیہ پر جو بھی کوئی شخص ہاتھ ڈالے گا اور ان میں اپنی خواہشات کے مطابق تبدیلی کرنے کا ارادہ کرے گا وہ خود اپنی موت مر جائے گا اور مدارس اپنی پرانی شان و شوکت کے ساتھ جاری رہیں گے اور قرآن و حدیث کی خدمات جاری رہیں گی۔

یہ معلوم کر کے بہت رنج ہوا کہ باوجود یہ کہ مولانا سلیم اللہ خان صاحب دام مجدھم نے بہت کھل کر آپ کی باتوں کی تردید کر دی تھی لیکن آپ نے پھر وہی باتیں اسلام آباد کی کسی مجلس میں دہرا دیں، جب سے پاکستان قائم ہوا ہے دشمنان اسلام کے دباؤ سے پاکستان کے اصحاب اقتدار، اس کوشش میں رہے ہیں کہ مدارس عربیہ دینیہ کو ختم کریں یا ان پر قبضہ کر کے ماڈرن بنا دیں اور قرآن و حدیث کی ذرا بہت نام کے لیے تعلیم جاری رکھیں، مدارس عربیہ دینیہ پر مسٹروں اور ماسٹروں کو قبضہ دے دیں اور اس طرح مدارس پر ڈاڑھی منڈوں اور پتلونیوں کا قبضہ کرا دیں۔ اپنی چند روزہ وزارت باقی رکھنے کے لیے اپنی جان پر ظلم نہ کریں، مرنا ضروری ہے قبر میں جانا ہے۔ جن لوگوں نے آپ کو مدارس میں الحاد اور زندقہ پھیلانے اور مدارس سے فارغ ہونے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والے طلبہ کو دشمنوں کی گود میں پھینکنے کے لیے استعمال کرنے کا ارادہ کیا ہے اور قرآن وحدیث کو مدارس سے ہٹانے اور مٹانے کے کام پر لگایا ہے آپ ان کی فرماں برداری نہ کریں آپ اور آپ کے ساتھی اس کام کا مشورہ دینے والے اور آپ کو مامور کرنے والے سب غور کریں کہ دینی مدارس جو صرف دین ہی پڑھاتے ہیں اور طلبہ کو نیک بنا کر منبر اور محراب سنبھالنے اور امت کو قرآن وحدیث پہنچانے کے لیے تیار کرتے ہیں ان کو فاسقوں کا مرکز اور ڈاڑھی منڈوں کا ٹھکانہ نہ بنائیں۔ میں جو کچھ عرض کر رہا ہوں شاید آپ کو ناگوار ہو اور حق کڑوا ہوتا ہی ہے لیکن آپ کی آخرت کی ہمدردی کے لیے لکھ رہا ہوں۔ یاد رہے کہ مدرسوں کی عمارتیں جو بنائی گئی ہیں عوام کے چندے سے بنی ہیں، ان عمارتوں کو اسکول اور کالجوں والے مقاصد کے لیے استعمال کرنا خیانت ہے کسی صاحب اقتدار کو اپنی رائے سے اوقاف کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ جب حکومت اپنا نصاب اور نظام مدارس میں جاری کرے گی تو عوام چندہ دینے سے ہاتھ کھینچ لیں گے اور اتنا بڑا خرچہ حکومت برداشت نہیں کر سکتی، لامحالہ مدارس بند ہو جائیں گے تھوڑے سے رہ جائیں گے۔ ہندوستان میں تجربہ ہو چکا ہے۔ گورنمنٹ بہار کے مدارس عربیہ میں دخل دینے سے پندرہ سو مدارس بند ہو چکے ہیں۔ ان مدارس کو ماڈرن یا ماڈل بنانے کے لیے اساتذہ کہاں سے آئیں گے۔ یونیورسٹیوں اور کالجوں سے ہی لیے جائیں گے جو پتلون میں کرتہ گھسانے والے ہوں گے، ان لوگوں سے دینی مدارس کا نظام بگڑ جائے گا۔

مدارس کی طرف جہاں اصحاب اقتدار کی بری نظریں اٹھتی ہیں، وہی اصحاب الدنیا الدنیہ بھی ان کے بگاڑنے کے چکر میں رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مدارس کے نصاب میں علوم دنیا بھی داخل کریں، خالی ملا بنانا ٹھیک نہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ خالی ملا بن گیا تو تنکری ملازمت نہیں ملے گی اور کھائے گا کہاں سے ؟ الحمد للہ آج تک ہمارے علماء نے ان لوگوں کا کوئی اثر نہیں لیا اور نہ ان میں کوئی بھوکا مرا، لوگوں کا یہ حال ہے کہ حضرت بلالؓ کے نام پر نام رکھنے کو فخر سمجھتے ہیں لیکن ان کا کام انجام دینے والوں کو حقیر سمجھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ امام تھے اور بلالؓ مؤذن تھے، اسی امامت اور مؤذنی کو دور حاضر کے دنیادار، ملاگیری سے تعبیر کرتے ہیں اور اپنی اولاد کو اس سے بچاتے ہیں، پتلون پہناتے ہیں، اپنے ہاتھ سے بچوں کے گلے میں ٹائی باندھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ اسلام کے اعمال پر نہ خود پڑتے ہیں نہ اپنی اولاد کو ڈالتے ہیں۔ جب خود ملا بننے اور اولاد کو ملا بنانے پر تیار نہیں تو خالص دینی مدارس بھی ان کو کھلتے ہیں اور مولویوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ تم فلاں فلاں مضامین اپنے نصاب میں شامل کر لو، عجیب بات یہ ہے کہ یہ لوگ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے ذمہ داروں سے نہیں کہتے ہیں کہ تم حفظ قرآن کی شاخ کھول دو اور ایک گھنٹہ تجوید پڑھایا کرو اور تفسیر وحدیث کی کتابیں اپنے نصاب میں اور نظام میں داخل کرو، سچ ہے نزلہ عضو ضعیف پر ہی گرتا ہے۔

اہل دنیا کی شور شار سے متاثر ہو کر بعض اصحاب مدارس بھی کچھ ڈھیلے ہو رہے ہیں اور اس سوچ بچار میں ہیں کہ کچھ انگریزی وغیرہ کا اضافہ اپنے نصاب میں کر لیں، جذبہ تو دنیاداری کا ہے ممکن ہے ایسا سوچنے والوں میں کوئی مخلص بھی ہو، لیکن میں اس تبدیل واضافہ کے نتیجے سے باخبر کرنے کے لیے حضرت سعدی کا ایک شعر پڑھتا ہوں

اگر برئہ پر کنند از گلاب
سگے درو ے شود منجلاب

بعض لوگ کہتے ہیں کہ دنیا میں انگریزی عام ہے، یورپ امریکہ میں تبلیغ کی ضرورت ہے، وہاں یہی زبان چل سکتی ہے، جو لوگ اخلاص کے ساتھ یہ بات کہتے ہیں، ان کا جذبہ تو صحیح ہے لیکن جب تک قرآن وحدیث کا ماہر نہ ہو جائے محض انگریزی جاننے سے تو اسلام کی تبلیغ نہیں کر سکتا اور جو لوگ اپنے عربی مدارس میں زمانہ طالب علمی میں انگریزی وغیرہ کی تحصیل میں مشغول ہوں گے وہ نیم ملا اور کچے مولوی ہوں گے، نیم ملا خطرہ ایمان تو پرانی مثل مشہور ہی ہے، یہ نیم ملا گھر کے نہ گھاٹ کے، قرآن وحدیث کی صحیح تبلیغ نہیں کر سکتے، دشمنان اسلام کا منہ توڑ جواب نہیں دے سکتے، فقہی مہارت کے بغیر مسئلہ صحیح نہیں بتا سکتے، اگر اٹکل سے بتائیں گے تو امت کو گمراہی پر ڈالیں گے ان پر ان انتم الا تخرصون صادق آئے گا۔

جب تک مسلمان کافروں سے جہاد کرتے رہے، بلند وبالا رہے جب کافروں نے دیکھا کہ مسلمانوں کے مقابلے میں قتال اور جہاد سے نہیں جیتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جاسکتا تو انہوں نے دوسرا طریقہ اختیار کیا اور وہ یہ کہ اصحاب اقتدار اور اصحاب مناصب پر ڈورے ڈالے اور انہیں دنیادار، بے دین سوشلسٹ نیشنلسٹ بنایا ان لوگوں نے دین کو بگاڑ دیا قرآن وحدیث کی تعلیم بند کر دی، دینی مدارس بند کر دیے، دین اور ایمان کا صرف نام رہ گیا۔ دینی مزاج اور درسی اٹھان ختم ہوگیا۔ مصطفیٰ کمال سے لے کر آج تک یہی ہو رہا ہے۔ ترکیا اور لیبیا، سوریا الجیریا میں یہی حال ہے، دینی مدارس نہیں، شرعی احکام سامنے نہیں، جو اسلامی کی بات اٹھائے وہ گردن زدنی ہے۔ جو شخص نماز کا پابند ہو اس کے پیچھے سی آئی ڈی ہے، ڈاڑھی منڈے جمعے کے خطباء ہیں۔ ان میں سے بعض ملکوں میں ڈاڑھی رکھنا جرم ہے، اگر ان میں کا کوئی شخص جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں اسلامی تعلیم کے لیے آئے اور اس ذیل میں ڈاڑھی رکھ لے تو واپس ہوتے وقت باڈر پر اس کی ڈاڑھی مونڈ دی جاتی ہے۔ اب دشمنان اسلام چاہتے ہیں کہ پاکستان بھی ان ہی ملکوں کی طرح ہو جائے، اسلام کا صرف نام رہے نہ حدیث رہے، نہ قرآن رہے، نہ دین رہے، نہ ایمان رہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ لوگ جہاد سے ڈرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ قرآن کی تعلیم زندہ رہے گی تو جہاد زندہ ہوگا۔ جب سے افغانستان میں جہاد شروع ہوا، یہود و نصاریٰ خائف ہیں اور مدارس کے بند کرنے کے لیے طرح طرح کی کوششیں کر رہے ہیں۔ اصحاب اقتدار پر ہاتھ ڈالتے ہیں اور انہیں مدارس بند کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ جو اصحاب اقتدار ہیں وہ یہ نہیں سوچتے کہ اگر ہم نے دینی مدارس کو ختم کر دیا یا بدل دیا، یا ان میں دنیاداری پیدا کر دی اور قرآن وحدیث کی تعلیم کو روک دیا تو قبر اور حشر میں ہمارا کیا بنے گا۔ یہ دنیا تو یہیں دھری رہ جائے گی، اگر آخرت پر ایمان ہے تو وہاں کی فکر کیوں نہیں کرتے؟ جب سے پاکستان بنا ہے، دینی مدارس پر اصحاب اقتدار کا دانت ہے۔ جب مسٹروں کے ذریعے مدارس کو ختم کرنے یا ان کا دینی مزاج بدلنے میں حکومتیں ناکام ہو گئیں تو اب آپ جیسے امام اور خطیب کو استعمال کرنا شروع کیا۔ آپ اپنی آخرت کی فکر کریں، جب تک وزارت امور مذہبی پر قائم رہیں، دین پھیلائیں، قرآن وحدیث کا چرچا عام کریں۔ سورۃ الحج میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: الذین ان مکنھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور "ترجمہ: یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں تو نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے) اس آیت میں اصحاب اقتدار کے چار کام ذکر فرمائے ہیں، کام تو بہت سے ہیں لیکن خصوصیت کے ساتھ ان چار کاموں کا جو حکم فرمایا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ ان کا اہتمام کرنے سے تقریباً تمام فرائض اسلامیہ پر عمل ہو سکتا ہے، ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو اقتدار مل جائے، وہ نماز قائم کریں، خود بھی نماز کی پابندی کریں اور اپنی رعیت اور ماتحتوں اور گورنروں سے اور کام کرنے والوں سے بھی نماز پڑھوائیں۔ آیت بالا میں اصحاب اقتدار کی صفات بیان کرتے ہوئے وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر بھی فرمایا یعنی اچھے کاموں کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، ان دونوں اوصاف سے تو دور حاضر کے تقریباً سب ہی اصحاب اقتدار خالی ہیں، جب اصحاب اقتدار امر بالمعروف اور نھی عن المنکر نہیں کریں گے تو ان کے عوام میں دین کیسے قائم ہوگا، لامحالہ گناہ عام ہو جائیں گے، حرام چیزیں عام ہوں گی، حرام اعمال پھیلیں گے۔ فرائض وواجبات متروک ہوں گے، پھر ان گناہوں کی سزا میں چھوٹے بڑے سب ہی گرفتار ہوں گے۔ آپ اپنی وزارت میں امر بالمعروف نھی عن المنکر کی ذمہ داری پوری کریں، سودی نظام، قمار، بدکاری، بے حیائی، بے حجابی، ننگے پہناوے ختم کرائیں، فاحشہ عورتوں کے اڈے بند کرائیں۔ شراب کے بنانے اور فروخت کرنے اور پینے پلانے پر پابندی لگائیں تاکہ آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہوں، گستاخی کی معافی چاہتا ہوں، اب ایک حدیث پر اپنا خطاب ختم کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

الدنیا حلوۃ حضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیھا فینظر کیف تعلمون۔

ترجمہ: دنیا میٹھی ہری بھری چیز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں اپنا خلیفہ بنائے گا پھر دیکھے گا کیا عمل کرتے ہو۔

واللہ المستعان وعلیہ التکلان العبدالفقیر محمد عاشق الھی البرنی عفا اللہ عنہ

© rasailojaraid.com